ابو سفیان تائب

شب قدر

رمضان المبارک کا مہینہ مسلمانوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑا انعام ہے۔ اس ماہ مبارک کی راتوں میں سے ایک رات شب قدر کہلاتی ہے جو بہت ہی برکت اور خیر کی رات ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں اس رات کو ہزار مہینوں سے افضل بتلایا ہے۔ ہزار مہینے کے تراسی برس چار ماہ ہوتے ہیں۔ انتہائی خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو یہ مبارک رات نصیب ہو جائے اور وہ اس کو عبادت میں گزار دے۔ گویا اس نے تراسی برس چار ماہ سے زیادہ زمانہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شب قدر اللہ تبارک و تعالیٰ نے میری امت کو عطا فرمائی ہے سابقہ امتوں کو نہیں ملی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امت محمدیہ کیلئے اس مخصوص انعام کے مختلف اسباب احادیث میں ذکر کئے گئے ہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی امتوں کی عمروں کو دیکھا کہ بہت زیادہ ہوئی ہیں اور آپ کی امت کی عمریں بہت کم ہیں اگر وہ نیک اعمال میں ان کی برابری بھی کرنا چاہیں تو ناممکن ہے۔ اس سے رحمتِ دو عالم کو رنج ہوا اور اس کی تلافی میں یہ رات مرحمت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا کس قدر انعام ہے کہ اگر کسی قدردان کو دس راتیں بھی نصیب ہو جائیں اور وہ ان کو عبادت میں گزار دے تو گویا اس نے آٹھ سو تینتیس برس چار ماہ سے بھی زیادہ زمانہ کامل عبادت میں گزارا۔ ایک دوسری روایت میں ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے چار حضرات کا ذکر فرمایا۔ حضرت ایوب، حضرت زکریا، حضرت حزقیل، حضرت یوشع علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ اسی اسی برس تک عبادت میں مشغول رہے اور پل جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حیرت ہوئی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضرِ خدمت ہوئے اور سورۃ القدر سنائی۔ اس کا سبب نزول جو بھی کچھ ہوا ہو لیکن امت محمدیہ کیلئے یہ اللہ جل شانہ کا بہت بڑا انعام ہے۔ اس رات کی فضیلت خود قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائی ہے۔ اور مستقل ایک سورت اس کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے انا انزلنا فی لیلۃ القدر بیشک ہم نے قرآن پاک کو شب قدر میں اتارا ہے۔ یعنی قرآن پاک لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اسی رات میں اترا ہے۔ یہی ایک بات اس رات کی فضیلت کیلئے کافی تھی کہ قرآن پاک جیسی عظمت والی چیز اس میں نازل ہوئی۔ آگے زیادتیٔ شوق کیلئے ارشاد فرماتے ہیں۔ وما ادراک ما لیلۃ القدر آپ کو کچھ معلوم بھی ہے کہ لیلۃ القدر (شب قدر) کیسی بڑی چیز ہے؟ لیلۃ القدر خیر من الف شہر شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے یعنی ہزار مہینہ تک عبادت کرنے کا جس قدر ثواب ہے اس سے زیادہ شب قدر میں عبادت کرنے کا ثواب ہے۔ اور اس زیادتی کا علم بھی نہیں کہ کتنی زیادہ ہے۔ تنزل الملئکۃ۔ اس رات میں فرشتے اترتے ہیں۔ علامہ رازی لکھتے ہیں کہ ملائکہ نے جب ابتداء میں انسان کو دیکھا تو بارگاہِ الٰہیٰ میں عرض کیا کہ ایسی چیز کو آپ پیدا فرماتے ہیں جو دنیا میں فساد کرے اور خون بہائے۔ لیکن آج

جب کہ توفیقِ الٰہی سے رمضان شب قدر میں معرفتِ الٰہی اور طاعتِ ربانی میں مشغول ہے تو ملائکہ بھی اپنے اس فقرہ کی معذرت کرنے کیلئے اترتے ہیں۔ والروح فیھا۔ اور اس رات میں روح القدس یعنی حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی نازل ہوتے ہیں۔ سنن بیہقی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ شب قدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے ایک گروہ کے ساتھ اترتے ہیں اور جس شخص کو ذکر وغیرہ میں مشغول دیکھتے ہیں اس کیلئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ باذن ربھم من کل امر۔ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امرِ خیر کو لے کر زمین کی طرف اترتے ہیں۔ مظاہرِ حق میں لکھا ہے کہ اسی رات میں ملائکہ کی پیدائش ہوئی اور اسی رات میں آدم علیہ السلام کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا۔ اسی رات میں جنت میں درخت لگائے گئے۔ درِّ منثور کی ایک روایت میں ہے کہ اسی رات میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے اور اسی رات میں بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہوئی۔ سلام۔ وہ رات سراپا سلام ہے۔ یعنی تمام رات ملائکہ کی طرف سے مومنین پر سلام ہوتا رہتا ہے یا یہ کہ یہ رات سراپا سلامتی ہے۔ ھی حتیٰ مطلع الفجر۔ وہ رات (ان ہی برکات کے ساتھ) طلوعِ فجر تک رہتی ہے۔ یہ نہیں کہ رات کے کسی خاص حصہ میں یہ برکت ہو اور کسی میں نہ ہو بلکہ صبح ہونے تک ان برکات کا ظہور رہتا ہے۔ اس میں بھی کوئی خاص حکمتِ الٰہی ہے کہ شب قدر متعین طور پر نہیں بتائی گئی۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ شب قدر نبی کے زمانہ کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے یا بعد میں بھی رہتی ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت تک رہے گی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سو رہا تھا مجھے خواب میں کسی نے کہا کہ اُٹھ آج شب قدر ہے میں جلدی سے اُٹھ کر نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا تو آپ نماز میں مشغول تھے اور یہ تیئسویں کی رات تھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص تمام سال رات کو جاگے وہ شب قدر کو پا سکتا ہے یعنی شب قدر تمام سال میں دائر رہتی ہے کسی نے ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے اس کو نقل کیا تو وہ فرمانے لگے کہ ابن مسعودؓ کی غرض یہ ہے کہ لوگ ایک رات پر قناعت کر کے نہ بیٹھ جائیں۔ پھر قسم کھا کر یہ بتلایا کہ وہ ستائیس رمضان کو ہوتی ہے اور اسی طرح بہت سے صحابہؓ اور تابعین کی رائے ہے کہ وہ ۲۷ رمضان کی شب میں ہوتی ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے۔ ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ یا رمضان کی آخر رات میں۔ جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے اس رات میں عبادت کرے اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس رات کی منجملہ اور علامتوں میں سے یہ ہے کہ وہ رات کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے۔ صاف شفاف نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل، گویا کہ اس میں (انوار کی کثرت کی وجہ سے) چاند کھلا ہوا ہے اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے نیز اس کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے بعد کی صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے ایسا بالکل ہموار ہوتا ہے جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے۔ اللہ جل شانہ نے اس دن کے آفتاب کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے

ساتھ نکلنے سے روک دیا۔ (بخلاف اور دنوں کے کہ طلوع آفتاب کے وقت شیطان کا اس جگہ ظہور ہوتا ہے)۔ شب قدر کی بارے میں اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات میں زیادہ امید ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شب قدر سال میں دو مرتبہ ہوتی ہے۔ ایک وہ رات ہے جس میں احکام خداوندی نازل ہوتے ہیں اور اسی رات میں قرآن شریف لوح محفوظ سے اترا ہے یہ رات رمضان کے ساتھ مخصوص نہیں تمام سال میں دائر رہتی ہے لیکن جس سال قرآن پاک نازل ہوا اس سال رمضان المبارک میں تھی اور اکثر رمضان المبارک ہی میں ہوتی ہے۔ اور دوسری شب قدر وہ ہے جس میں روحانیت کا خاص نزول ہوتا ہے اور ملائکہ بکثرت زمین پر اترتے ہیں اور شیاطین دور رہتے ہیں۔ دعائیں اور عبادتیں قبول ہوتی ہیں۔ یہ ہر رمضان میں ہوتی ہے اور اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں ہوتی ہے اور بدلتی رہتی ہے۔ بہرحال شب قدر ایک ہو یا دو، ہر شخص کو اپنی ہمت و وسعت کے موافق اس کی تلاش میں سعی کرنا چاہیئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو کیا دعا مانگوں؟ تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا بتلائی

اللهم انک عفو تحب العفو فاعف عنی

جس کا ترجمہ یہ ہے اے اللہ تو بیشک معاف کرنے والا ہے۔ اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ پس مجھے بھی معاف فرما دے۔ شب قدر کی تلاش کیلئے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف نہایت ہی موزوں ہے جو کہ سنت مؤکدہ بھی ہے۔ اعتکاف کی حالت میں اگر آدمی سوتا ہوا بھی ہو تب بھی عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ لہذا شب قدر کے قدر دانوں کیلئے اعتکاف سے بہتر کوئی صورت نہیں ہے۔ اگر اعتکاف نہ کر سکے تو عشرہ آخر کی طاق راتوں میں خصوصیت سے عبادت کا اہتمام کرے اور اگر خدانخواستہ یہ بھی نہ ہو سکے تو ستائیسویں شب کو تو بہرحال غنیمت سمجھے اور اس کو ہاتھ سے نہ جانے دے کہ اگر تائید ایزدی شامل حال ہو جائے اور کسی خوش نصیب کو شب قدر میسر آ جائے تو دنیا کی تمام نعمتوں اور راحتوں سے بڑھ کر ہے۔ بالخصوص عشاء اور فجر کی نماز مسجد میں باجماعت ادا کرنے کا اہتمام تو ہر شخص کو تمام سال کرنا چاہیئے کہ اگر خوش قسمتی سے شب قدر میں یہ دو نمازیں ہی جماعت سے پڑھنا نصیب ہو جائیں تو کس قدر باجماعت نمازوں کا ثواب ملے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں شوق اور محبت نصیب فرمائے۔ اور یقینِ کامل و بشاشت قلب سے اس مبارک رات میں محض اپنی رضا کیلئے عبادت کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ یہی ہمارا مقصدِ حیات ہے اور اسی میں لگ جانا ہمارے لیے ذریعہ نجات ہے۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

آپ کے عطیات: زکوٰۃ، صدقات اور عطیات اپنی جماعت مجلسِ احرارِ اسلام کو دیجئے
محاسبۂ مرزائیت و رافضیت کی جدوجہد کو تیز تر کرنے کے لیئے اپنی

بذریعہ منی آرڈر :- سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی ـ ملتان

بذریعہ بنک ڈرافٹ یا چیک :- اکاؤنٹ نمبر ۲۹۹۳۲ حبیب بنک حسین آگاہی ـ ملتان